



سوال

(532) صبح کی اسمبلی میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ مدارس کی طرف سے ہم سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ سکول میں صبح کی اسمبلی میں اگر طالبات بلند آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ چونکہ اس مسئلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا ایک اہم معاملہ ہے اس لیے جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا جواب ارشاد فرمائیں تاکہ مدارس کو اس کی اطلاع دی جاسکے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معانی سمجھتے ہوئے اور مطالب میں غور فکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، خیر کی توفیق طلب کرنا، رزق کی فراخی اور دوسری بھلائیوں کی دعا کرنا جائز عبادت ہے۔ لیکن سوال میں ذکر کردہ انداز سے سورتیں اشخاص پر تقسیم کر کے ہر ایک کا ایک ایک سورت پڑھنا تاکہ اس کے بعد رزق کی فراخی کی دعا کی جائے یہ کام بدعت ہے، کیونکہ یہ نبی ﷺ کے ارشاد سے بھی ثابت نہیں، عمل سے بھ نہیں، نہ کسی صحابی یا امام سے ثابت ہے اور بھلائی تو سب سلف صالحین کے طریق کے اتباع میں ہے اور برائی بدعتوں کی بدعتوں میں ہے اور یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

”جس نے ہمارے اس کام (دین) میں کوئی نئی چیز نکالی جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو ہر وقت، ہر جگہ اور تنگی و فراخی ہر حال میں جائز ہے۔ شریعت نے نماز کے سجدہ کے دوران اور سحر کے وقت اور نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يُنزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ))

”ہمارا رب ہر رات اس وقت آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔“ اور فرماتا ہے: ”مجھے کون پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کر لوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے، میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے، میں اس کو بخش دوں۔“

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کی یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:



((فَأَنَا الرُّكُوعُ عَظُمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَنَا السُّجُودُ فَاجْتَدُوا فِي الدُّعَاءِ فَهَمِّنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ -))

”رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں خوب دعا کرو، یہ حق رکھتی ہے کہ قبول کر لی جائے۔“

یہ حدیث امام احمد، مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ كَثِيرًا وَالدُّعَاءُ -))

”بندہ رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب سجدے میں ہوتا ہے، لہذا کثرت سے دعا کیا کرو۔“

یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے صحیحین میں جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا، پھر فرمایا:

((ثُمَّ لِيُخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَنْجِبَهُ لِأَنَّهُ فَيُذْعَمُ بِهِ -))

”پھر اس دعا کا انتخاب کرے جو اسے زیادہ اچھی لگے اور دعا کرے۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ